لطائف کی برسات

جھومتے لطیفوں کا شاندار گلدستہ



ہلکی پھلکی رم جھم میں نہائیں اور مزے اڑائیں

لطائف کی برسات

مرتب:
محمد حسن چوئیاں

روبی پبلی کیشنز
دکان نمبر 13- الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور- فون: 042-7243301

ماں: (بیٹے سے) ''الماری نہ کھولنا، اس میں جن ہے''۔

بیٹا: ''پھل بھی وہی کھا جاتا ہوگا۔ آپ میرا نام لگا دیتی ہیں''۔



ایک خاتون نے ٹریفک سارجنٹ کو اپنی تیز رفتاری کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

''میری گاڑی کے بریک فیل ہو گئے ہیں۔ اس لیے میں چاہتی ہوں کہ کسی حادثے کے بغیر جلد از جلد گھر پہنچ جاؤں''۔



دو چیونٹیاں جا رہی تھیں۔ راستے میں شیر مل گیا۔ ایک نے کہا۔ ''آؤ شیر سے لڑائی کریں''۔

دوسری نے کہا: ''لڑنے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن یہ ہم سے کمزور ہے''۔

پہلی حیرت سے بولی: ''وہ کیسے؟''

دوسری نے کہا: ''یہ بے چارہ اکیلا ہے اور ہم دو ہیں''۔



ایک ماہر نفسیات بہت زور و شور سے اپنی خوبیاں بیان کر رہے تھے۔

''میں کسی بھی شخص پر صرف ایک نظر ڈال کر یہ بتا سکتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہے''۔

''لیکن یہ جان لینے کے بعد آپ کو شرمندگی تو ہوتی ہوگی''۔ ایک آدمی بولا۔



خاتون: ''ڈاکٹر صاحب! جلدی چلئے، میرے شوہر کو 108 بخار ہے''۔

ڈاکٹر: ''اب میرے جانے کا کوئی فائدہ نہیں، آپ فائر بریگیڈ کو فون کریں''۔



ایک آدمی اپنے دوستوں کی محفل میں بیٹھا قصہ سنا رہا تھا۔ ''دور سے دیکھا تو شیر نظر آیا''۔

سارے دوست بولے ''واہ! واہ!''

آدمی پھر بولا: ''دور سے دیکھا تو شیر نظر آیا۔ دور سے دیکھا تو......''

دوست بولے: ''آگے بھی کچھ دیکھا یار؟ کیا یہ شیر شیر کی رٹ لگا رکھی ہے''۔

وہ آدمی بولا: ''آگے میں گیا ہی نہیں''۔



ایک دن ایک فقیر ملا نصیرالدین کے دروازے پر آیا اور صدا لگائی۔ مُلا نے اندر سے پوچھا۔ ''کون ہے؟''
جواب ملا۔ ''اللہ کا مہمان''۔
ملا نے اس کو ہاتھ پکڑا اور مسجد کے دروازے لے آئے۔ پھر معصومیت سے کہا: ''آپ کو غلط فہمی ہوئی تھی۔ اللہ کا گھر یہ ہے''۔



ایک آدمی اپنے دوست کے گھر بس کی چھت پر بیٹھ کر گیا۔ اس کے دوست نے پوچھا: ''بھائی کیسے آئے ہو؟''
اس نے جواب دیا: ''بائی ایئر آیا ہوں''۔



دو بچے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ پہلے بچے نے پوچھا: ''تمہارے ابو کی کیا عمر ہے؟''
دوسرا بولا: ''جو میری عمر ہے''۔ پہلا دوست حیرت سے بولا: ''وہ کیسے؟''
دوسرا بولا: ''جب میں پیدا ہوا تب ہی تو وہ میرے ابو بنے''۔



تین دوست بیٹھے اپنے گھر کے بارے میں بتا رہے تھے۔ پہلا بولا: ''ہمارا گھر بہت چھوٹا ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا جوڑ کر سوتے ہیں؟'' دوسرا بولا: ''ہمارا گھر اتنا چھوٹا ہے کہ ایک ہی کمرے میں باتھ روم ہے۔ وہیں کچن ہے۔
تیسرا بولا: ''ہمارا گھر اتنا چھوٹا ہے کہ ایک کمرے میں بیس آدمی سوتے ہیں کسی کا خواب کسی کو آتا ہے''۔



استاد شاگردوں کو لیکچر دیتے ہوئے کہا: ''دلی میں ایک بڑا مینار ہے''۔ ایک شاگرد کسی اور خیال میں گم تھا۔ استاد نے اس سے پوچھا: ''میں نے کیا کہا ہے؟'' تو وہ ہڑ بڑا کر جلدی سے بولا: ''آپ نے کہا ہے کہا کہ دلی میں ایک چوہا بیمار ہے''۔



کنجوس اپنے ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں جا رہا تھا کہ اچانک اس نے حکم دیا: ''گاڑی روکو سامنے روڈ پر پڑی مونگ پھلی کو اٹھا کر لے آؤ۔'' ڈرائیونگ مونگ پھلی لے آیا۔ مالک نے مونگ پھلی توڑی تو دو دانے نکلے۔ ایک اس نے خود کھایا ور دوسرا ڈرائیور کو کھلایا، پھر کہا۔ ''میرے ساتھ رہو گے تو ایسے ہی عیش کرو گے''۔



''کیامیں بس میں سگریٹ پی سکتا ہوں؟'' مسافر نے پوچھا:

''جی نہیں بس میں سگریٹ پینا منع ہے''۔کنڈ یکٹر نے جواب دیا۔

''تو پھر بس میں یہ سگریٹوں کے ٹکڑے کہاں سے آئے؟'' مسافر نے دوبارہ سوال کیا۔

''یہ ان لوگوں نے پھینکے ہیں جنہوں نے آپ کی طرح پوچھا نہیں تھا''۔کنڈ یکٹر نے جواب دیا۔



گیراج میکینک نے کار کے مالک سے کہا:''میں بریکیں مرمت نہیں کر سکا اس لئے میں نے ہارن کی آواز اونچی کردی ہے''۔



کاہلی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ایک صاحب ایک درخت کی سب سے اونچی شاخ پر بیٹھے تھے اور ان کا حلیہ بہت خراب تھا۔ نیچے سے گزرتے ہوئے ایک صاحب نے انہیں دیکھ کر رکتے ہوئے ذرا تجسس سے پوچھا۔''بھائی صاحب! آپ کب سے اس درخت پر بیٹھے ہوئے ہیں؟''

درخت پر بیٹھے ہوئے صاحب اپنے لمبے لمبے جھاڑ جھنکاڑ بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولے۔''کچھ ٹھیک طرح یاد نہیں......شاید میں زمین میں دبے ہوئے کسی بیج پر بیٹھ گیا تھا''۔



بچہ:''ابو کیا آپ اندھیرے میں لکھ سکتے ہیں؟''

باپ:ہاں بیٹا کیوں نہیں۔

بچہ:تو پھر مہربانی کر کے لائٹ بند کر کے میری اسکول کی رپورٹ پر دستخط کردیں۔



مجسٹریٹ:تمہارے اوپر سائیکل چوری کرنے کا جرم ثابت نہیں ہو سکا لہٰذا تمہیں رہا کیا جاتا ہے۔

ملزم:تو جناب کیا اب میں سائیکل اپنے پاس ہی رکھوں؟



ایک بڑھیا گدھا لے کر جارہی تھی۔راستے میں ایک شریر لڑکے نے کہا۔''گدھے کی ماں! سلام''۔

بڑھیا بولی۔''جیتے رہو بیٹا''۔



جج:''تم نے دن دہاڑے چوری کیوں کی؟''

ملزم: ''جناب! رات کو میں اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہوں''۔



باپ: (بیٹے سے): ''بیٹا قیامت کے دن ہر ایک کو اپنے کیے کا پھل ملے گا''۔

بچہ: ''ابا جان میں تو آم لوں گا''۔



ایک دوست: ''دسمبر میں کیا خاس بات ہے جو دوسرے مہینوں میں نہیں؟''

دوسرا دوست: ''دسمبر میں جو حروف ہیں وہ دوسرے مہینوں میں نہیں''۔



شاعر (اپنی بیگم سے) ''بیگم! میں اپنی شاعری سے سارے جہاں میں آگ لگا سکتا ہوں''۔

بیگم: ''ایک غزل مجھے بھی دے دو، میں چولہا جلا کر کھانا پکا لیتی ہوں''۔



استاد: (طاہر سے) ''برف کو جملے میں استعمال کرو''۔

شاگرد: (طاہر) ''جناب پانی ٹھنڈا ہے''۔

استاد: ''اس میں برف کہاں ہے؟''

شاگرد: (طاہر) ''جناب برف پانی میں گھل گئی ہے''۔



استاد: ''اگر میں تمہارے والد کو پانچ ہزار روپے دوں اور ان کو صرف دو ہزار کی ضرورت ہو.....تو میرے پاس کتنے روپے واپس آئیں گے؟''

بچہ: ''کوئی بھی نہیں''۔

استاد: ''تم حساب نہیں جانتے''۔

بچہ: ''جناب! آپ میرے والد کو نہیں جانتے''۔



بس میں رش کی وجہ سے ایک آدمی درمیان میں کھڑا دھکے کھا رہا تھا۔ کبھی کسی کے دھکے سے آگے چلا جاتا اور کبھی پیچھے۔ جب وہ اترنے لگا تو کنڈیکٹر نے کہا: ''صاحب ٹکٹ تو لے لیجئے''۔

اس آدمی نے کہا: ''ٹکٹ کس خوشی میں لوں؟ میں تو سارا پیدل چل کر آیا ہوں''۔



جنگل میں دو شکاری شکار کھیلنے گئے۔ ایک شکاری نے شیر کو دیکھتے ہی گولیاں چلانی شروع کر دیں مگر شیر کو ایک گولی بھی نہ لگی۔ پہلے شکاری نے پوچھا: ''کیا تمہارا نشانہ ٹھیک نہیں ہے؟'' دوسرا شکاری بولا: ''یار! دراصل شیر ٹھیک جگہ پر نہیں کھڑا''۔



گاہک: (دکاندار سے) تمہارا دعویٰ ہے کہ تمہارے پاس بہت خوبصورت تصوریں ہیں لیکن سامنے والی تصویر تو بہت بدصورت ہے۔

دکاندار: معاف کیجئے گا وہ آئینہ ہے۔



گڈو: ''یہ اخبار کتنے کا ہے؟''

اخبار والا: ''دس روپے کا''۔

گڈو: ''اور بچوں کا اخبار؟''

اخبار والا: ''وہ مفت ملتا ہے''۔

گڈو: ''چلو صرف بچوں کا اخبار دے دو''۔



ایک دوست دوسرے دوست سے۔

''یار تم اپنے دوستوں کو ہر خوشی کے موقع پر کبوتروں کا جوڑا کیوں فراہم کرتے ہو؟

دوسرا دوست: ''اس لئے کہ دوسرے دن اُڑ کر میرے پاس واپس آجاتے ہیں''۔



ننھا فیضان اپنے دوست سے: ''میرے پاپا سڑک پار کرتے وقت ڈرتے ہیں۔

دوست: اچھا کیسے پتا، فیضان: سڑک پار کرتے وقت وہ میری انگلی پکڑ لیتے ہیں۔



دو بہرے ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔

پہلا بہرا: ''جناب آپ لاہور جا رہے ہیں''۔

دوسرا بہرا: ''جی نہیں، میں لاہور جا رہا ہوں''۔

پہلا بہرا: ''اچھا اچھا معاف کیجئے گا، میں سمجھا کہ آپ لاہور جا رہے ہیں''۔



ایک بہت بوڑھے شخص سے کسی نے پوچھا: ''جناب! آپ کی 90 سالہ عمر کا اصل سبب کیا ہے؟''

بوڑھے نے جواب دیا: ''اس کا سبب ایک ہی ہے کہ میں نوے سال پہلے پیدا ہوا تھا''۔



بیوی بچے کو ڈانٹ رہی تھی۔ شوہر نے پوچھا: ''کیوں ڈانٹ رہی ہو بیچارے کو؟''

بیوی نے کہا: ''کمبخت مارے نے مرغیوں کا ڈربہ کھول دیا اور تمام مرغیاں باہر نکل گئی ہیں''۔

''تو اس میں غصے کی کیا بات ہے، شام تک واپس آ جائیں گی''۔ شوہر نے مسکرا کر کہا۔

بیوی نے منہ بنا کر کہا: ''واپس کہاں آئیں گی، سب اپنے اپنے گھر چلی گئی ہوں گی''۔



مصنف (پڑوسی سے) ''کیا آپ نے میرا لکھا ہوا وہ ڈرامہ دیکھا ہے جس میں میاں بیوی ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں؟''

پڑوسی: ''نہیں لیکن اس کی ''ریہرسل'' اکثر آپ کے گھر میں ہوتی دیکھی ہے''۔



ایک لڑکا: ''میرے ابو میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ بہادر ایسے جیسے شیر، تندرست ایسے جیسے ہاتھی، چالاک ایسے جیسے لومڑی''۔

دوسرا لڑکا: ''اگر ہم انہیں دیکھنا چاہیں تو ٹکٹ کتنے کا لینا پڑے گا؟''



ایک کنجوس کو کسی کام میں چندہ دینے کے لئے دوستوں نے کہا تو اس نے فوراً دس ہزار روپے کا ایک چیک لکھ کر ان کے حوالے کر دیا۔ سب نے اس کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا۔

''اس پر دستخط کر دیجئے تاکہ چیک مکمل ہو جائے''۔ ایک دوست نے کہا۔

کنجوس بولا: ''معاف کیجئے میں نیک کاموں میں ہمیشہ اپنا نام پوشیدہ رکھتا ہوں''۔



چڑیا گھر میں ایک آدمی زار و قطار رو رہا تھا۔ ایک شخص نے اس سے پوچھا ''بھائی کیا بات ہے، کیوں رو رہے ہو؟''

رونے والے نے کہا: ''جناب چڑیا گھر کا ہاتھی مر گیا ہے''۔

اس شخص نے کہا: ''اوہ! مجھے افسوس ہوا، یقیناً تمہیں اس سے محبت ہوگی، اسی لئے تم رو رہے ہو''۔
وہ آدمی بولا: ''نہیں جناب میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ اسے دفنانے کے لئے قبر کھونے کا حکم مجھے دیا گیا ہے''۔



ایک ہوٹل کا کھانا خراب تھا۔ گاہک نے بیرے سے کہا: ''تمہارا مینجر کہاں ہے''۔
بیرا بولا: ''جی...... وہ ساتھ والے ہوٹل میں کھانا کھانے گئے ہیں''۔



بلال: ''دنیا کا سب سے طاقتور انسان کون ہے؟''
اسامہ: ''ٹریفک کا سپاہی، اس لئے کہ وہ صرف ایک ہاتھ سے سینکڑوں گاڑیاں روک لیتا ہے''۔



جج (ملزم سے) ''میرے خیال میں اس سازش میں تمہارا بھی ہاتھ ہے''۔
ملزم: ''لیکن جناب...... جب یہ واقعہ رُونما ہوا، اس وقت میرے دونوں ہاتھ جیب میں تھے''۔



استاد (شاگرد سے) ''حمزہ! کیا تم نادر شاہ درانی کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈال سکتے ہو؟''
شاگرد: ''جی ہاں جناب! کل میں اسکول آؤں گا تو ٹارچ ساتھ لے آؤں گا''۔



ایک صاحب کی پلیٹ میں سے چوہا نکلا تو انہوں نے غصے میں بیرے سے کہا: ''دیکھو شوربے میں چوہا پڑا ہے''۔
بیرا جھک کر کان میں بولا: ''آہستہ بولئے ورنہ دوسرے گاہک بھی مانگیں گے۔ ہمارے پاس صرف ایک ہی تھا''۔



علی! ''ابو کل ہم امیر ہو جائیں گے''۔
ابو: ''مگر وہ کیسے؟''
علی: ''کل ہمارے حساب کے ماسٹر صاحب پیسوں کے روپے بنانے کا طریقہ بتائیں گے''۔



دو بے وقوف آپس میں ملے تو ایک نے پوچھا۔ ''تمہارا مکان تیار ہوا یا نہیں؟''
دوسرے نے کہا: ''چھتیں تو تیار ہو گئی ہیں، بس دیواریں باقی ہیں''۔



ایک پاگل نے دوسرے سے کہا: ''اپنی زندگی کا کوئی یادگار واقعہ سناؤ''۔

دوسرا پاگل بولا: ''میں ایک مرتبہ درخت پر چڑھ گیا تھا۔ جب اترنے لگا تو دیکھا کہ اترنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ میں اپنے گھر گیا اور ایک سیڑھی لے آیا۔ اس کے ذریعے نیچے اترا''۔



ایک آدمی دفتر سے کچھ کاغذات گھر لایا۔ بچے نے ان کاغذات کو الٹ پلٹ کرنے لگے تو باپ نے انہیں روکتے ہوئے کہا:

''یہ سرکاری کاغذات ہیں، انہیں ہاتھ مت لگاؤ''۔

اچانک ان کاغذات میں سے ایک کیڑا نکل آیا۔ ایک بچہ اسے مارنے کے لئے دوڑا تو دوسرا جلدی سے بولا:

''اوہو! اسے مت مارنا یہ ابو کا سرکاری کیڑا ہے''۔



ایک صاحب نے اپنی صحت کا راز بتاتے ہوئے کہا: ''میں بلا ناغہ روزانہ صبح سات بجے اٹھتا ہوں اور جھک کر پچاس مرتبہ اپنے جوتوں کی نوکوں کو چھوتا ہوں اور پھر......''

''پھر کیا......؟'' دوست نے پوچھا۔

''پھر میں بستر سے اتر کر جوتے پہن لیتا ہوں''۔



بیٹا: (ماں سے) ''امی میں گانا گا رہا تھا کہ کسی نے یہ جوتا کھڑکی سے دے مارا''۔

ماں: (بیٹے سے) ''تم دوبارہ گانا گاؤ تاکہ دوسرا جوتا بھی آجائے''۔



ماں: (بیٹے سے) ''تم بالکل نکمے ہو، اپنے باپ سے ہی کچھ سیکھ لو''۔

بیٹا: ''امی انہوں نے کون سا کارنامہ انجام دیا ہے؟''

ماں: ''اچھے چال چلن کی وجہ سے جیل کے افسروں نے ان کی باقی سزا معاف کردی ہے۔



استاد: (شاگرد سے) ''بتاؤ سمندر میں روشنی کے مینار کیوں بنائے جاتے ہیں؟'

شاگرد: ''اس لیے کہ مچھلیاں راستہ نہ بھول جائیں''۔



ماں: (بیٹے سے) ''سکول سے آنے کے فوراً بعد تم کہاں جا رہے ہو؟''

بیٹا: ''میں ذرا مارکیٹ سے ترازو لینے جا رہا ہوں''۔

ماں: ''وہ کس لئے؟''

بیٹا: ''اسکول میں ماسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ پہلے تولو پھر بولو''۔



ایک ہاتھی اور چیونٹی میں دوستی ہوگئی۔ دونوں سیر کیلئے جنگل میں نکلے۔ اچانک ہاتھی نے شکاریوں کی ایک ٹولی کو دیکھا۔ وہ فوراً چیونٹی سے بولا: ''تم کہیں چھپ جاؤ شکاری ہماری جان لینے آ رہے ہیں''۔

چیونٹی نے جواب دیا؟ ''گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ تم پر وار کریں تو تم میرے پیچھے چھپ جانا''۔



ایک آدمی رات کو دیر سے گھر آیا۔ بیوی کی ڈانٹ ڈپٹ سے بچنے کے لئے اس نے جوتے بغل میں دبائے اور بغیر کسی آہٹ کے منے کے جھولے کے پاس جا کر بلند آواز سے لوری سنانے اور جھولا جھلانے لگا۔ اتنے میں بیوی کی آنکھ کھل گئی۔ وہ آدمی فوراً بولا: ''کیا بے ہوشی کی نیند سوتی ہو۔ بیگم۔ گھنٹے بھر سے منا رو رہا تھا، اب چپ ہوا ہے''۔

بیگم نے غصہ سے کہا: ''ذرا آنکھیں کھل کر دیکھئے منا جھولے میں ہے یا میرے پاس لیٹا ہوا ہے''۔



کمپیئر: شاباش نوجوان اب آخری سوال کا جواب دو موٹر سائیکل تمہاری ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ وہ کون سا جملہ ہے جسے کالج کے طلباء طالبات بے تحاشا استعمال کرتے ہیں؟''

نوجوان طالب علم (مایوسی سے سر ہلا کر) ''مجھے نہیں معلوم''۔

کمپیئر: ''موٹر سائیکل گئی جواب درست ہے''۔



ایک خاتون باغ میں چہل قدمی کر رہی تھیں۔ وہ ایک درخت کے پاس رک کر بولیں: ''اے حسین سرو، اگر تیرے پاس بولنے کی طاقت ہوتی تو تُو مجھے کیا کہتا؟''

قریب ہی سے ایک صاحب بولے: ''غالباً جواب دیتا کہ معاف کیجئے، میں سرو کا نہیں، سفیدے کا درخت ہوں''۔



ناہید (نجمہ سے) ''نجمہ! تمہاری زلفیں بہت ملائم اور خوبصورت ہیں''۔

نجمہ: (حیرت سے) ''تمہیں کیسے پتا چلا؟''

ناہید: ''تم باتھ روم جاتے وقت اپنی زلفیں ڈریسنگ ٹیبل پر ہی بھول گئی تھیں۔



جج: (ملزم سے) ''تم نے کار چوری کیوں کی؟''

ملزم: جناب! قبرستان کے باہر کھڑی تھی، میں سمجھا اس کے مالک کا انتقال ہو گیا ہے''۔



ایک خاتون: میرے خاوند کو ایک بری عادت تھی جب دیکھو ناخن دانتوں میں لئے کترتے رہتے تھے، میں نے ان کو اس عادت سے چھٹکارا دلا دیا۔

دوسری خاتون: ''وہ کیسے؟''

پہلی خاتون: میں نے ان کے دانت ہی چھپا دیئے۔



ایک دوست دوسرے دوست کے گھر گیا۔ تو میزبان نے پوچھا۔ ''بھئی! تم تکلف مت کرو۔ بولو چائے پیو گے یا ٹھنڈا؟''

مہمان: ''جب تک چائے بنے، ٹھنڈا دے دو''۔



ایک خاتون گورنر کے پاس گئی اور کہا: ''جناب! میرا شوہر جیل میں قید ہے۔ اسے چھوڑ دیجئے۔ اس کی باقی سزا معاف کر دیجئے''۔

گورنر نے پوچھا ''تمہارا کس جرم میں قید ہے؟''

خاتون نے بتایا۔ ''گوشت چرانے کے جرم میں''۔

گورنر نے پوچھا: کیا وہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا؟''

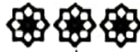
خاتون بولی: ''نہیں ...... وہ بہت ظالم ہے، اور اسے کیوں رہا کرانا چاہتی ہو؟''

خاتون بولیں: ''دراصل ہمارے گھر میں گوشت ختم ہو گیا ہے جناب!''



ایک موٹی عورت نے بیکری سے ایک بڑا سا کیک خریدا۔ بیکری والے نے چھری اٹھاتے ہوئے پوچھا۔ ''اس کے چھ ٹکڑے کروں یا آٹھ؟''

عورت بولی ''نہیں......بس صرف چار ٹکڑے کر دیں۔ میں آج کل ڈائٹنگ کر رہی ہوں۔



ایک دوست نے دوسرے دوست سے کہا: ''میں اکثر جنت کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔ خاص طور پر جب میں سائیکل پر سوار ہوتا ہوں تو سوچنے کی رفتار تیز ہو جاتی ہے''۔

دوسرا دوست بولا۔ ''پھر تو تم موٹر سائیکل پر بیٹھ کر سوچا کرو۔ جلدی جنت پہنچ جاؤ گے''۔



ایک موٹی عورت کتابوں کی دکان پر گئی اور ایسی کتاب مانگی جس میں دبلا ہونے کے طریقے درج ہوں۔ دکاندار بولا ''اس وقت تو ایسی کوئی کتاب موجود نہیں......اگلے ہفتے آجائے گی''۔

عورت ایک ہفتے بعد اس کتاب کا پوچھنے آئی تو پہلے سے کافی دبلی نظر آ رہی تھی۔ دکان دار نے کہا: لیجئے......آپ کی مطلوبہ کتاب آگئی لیکن آپ تو ویسے ہی کافی دبلی نظر آ رہی ہیں''۔

عورت بولی۔ ''دراصل میرے شوہر گم ہو گئے ہیں۔ اسی پریشانی میں دبلی ہو گئی ہوں''۔

دکان دار نے پوچھا: ''آپ نے تھانے میں اپنے شوہر کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی یا نہیں؟''

عورت بولی: ''نہیں......میں چاہتی ہوں کہ پہلے میں ذرا اور دبلی ہو جاؤں پھر رپورٹ درج کراؤں گی''۔



ایک سیاح کسی جگہ پر سیر کر رہا تھا۔ گائیڈ نے اس شہر کے کھنڈرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک نو بجے یہاں ہولناک زلزلہ آیا تھا۔ جس کی وجہ سے آس پاس کی عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں''۔ سیاح نے ایک بڑے مینار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: ''لیکن یہ مینار کیسے بچ گیا؟'' گائیڈ بولا: ''جناب اس مینار کی گھڑی پانچ منٹ پیچھے تھی''۔



ایک ہوٹل میں ریڈیو پوری آواز سے بج رہا تھا۔ اس وقت ریڈیو سے کرکٹ کی کمنٹری نشر ہو رہی تھی۔ ایک صاحب جو کمنٹری سن رہے تھے، ان کے کان میں اس طرح جملے پڑ رہے تھے۔

''اوئے چھوٹے پانچ کپ چائے دورن بنائے۔ جاوید میانداد کا چھکا لگا کہ چاول لاؤ شاہد آفریدی ڈبل پتی چائے چار دال کیچ آؤٹ اور انڈا ان آؤٹ۔



دو مسافر گاڑی میں لڑ رہے تھے۔ ایک کہتا تھا کہ کھڑکی کھول دو، گرمی ہے۔ دوسرا کہتا تھا کہ کھڑکی بند کر دو سردی ہے۔ آ کر

ایک مسافر ائھ کران کے پاس آیا اور بولا: ''بھائیو! لڑتے کس بات پر ہو؟ کھڑکی میں تو شیشہ ہی نہیں ہے''۔



ایک دوست نے اپنے دوست سے کہا: ''ڈاکٹر نے آپریشن کے بعد بتایا کہ اسفنج کا ایک ٹکڑا میرے پیٹ میں رہ گیا ہے''۔

دوسرے دوست نے حیرت سے پھلاتے ہوئے کہا: ''پھر تو تمہیں بہت تکلیف ہوتی ہوگی؟''

''تکلیف تو اتنی زیادہ نہیں ہے...... مگر پیاس بہت لگتی ہے''۔ پہلے دوست نے جواب دیا۔



ایک صاحب فلم دیکھنے پہنچے تو ان کا بلا بھی ساتھ تھا۔ فلم کے دوران بلے کی حرکتوں سے ایسا ظاہر ہو رہا تھا جیسے اسے فلم دیکھنے میں بہت لطف آ رہا ہو۔ مزاحیہ سین پر اس کی باچھیں کھل جاتیں۔ ولن کو دیکھتے ہی غرانے لگتا اور ہیروئن کو دیکھ کر دم ہلاتا۔ قریب بیٹھے ایک صاحب نے کہا: لگتا ہے کہ آپ کے بلے کو فلم بہت پسند آئی ہے، مجھے تو حیرت ہو رہی ہے''۔

وہ صاحب بولے: ''حیرت تو مجھے ہو رہی ہے...... کیونکہ فلم جس ناول پر بنی ہے وہ تو اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا''۔



شوہر اور بیوی کی لڑائی ہوئی۔ بیوی روتے ہوئے بولی: ''میں اب تمہارے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی۔ میں ابھی اپنی ماں کے گھر جا رہی ہوں''۔

شوہر نے فوراً چند نوٹ نکال کر اسے تھمائے اور کہا ''یہ لو ہوائی جہاز کا کرایہ...... اور فوراً روانہ ہو جاؤ''۔

بیوی روتے ہوئے بولی: ''واپسی کا کرایہ بھی دو''۔



پاگلوں کے ہسپتال میں ایک مریض نے دوسرے سے پوچھا: ''اتنے غصے میں کیوں نظر آ رہے ہو؟''

دوسرے نے کہا: ''میرے پاس ایک ہی شلوار تھی۔ اسے دھویا تو سکڑ گئی اور اتنی چھوٹی ہوگئی کہ پہنی نہیں جا رہی ہے''۔

پہلے نے کہا: ''اب تم نہالو...... شلوار کے سائز کے مطابق ہو جاؤ گے''۔



ایک کنجوس آدمی نے اپنے حالات سے تنگ آ کر خودکشی کا ارادہ کیا اور اپنے دوست کو خط بھی لکھ دیا۔ ''میں حالات سے تنگ آ کر خودکشی کر رہا ہوں''۔

دوسرے دوست کی چند دن بعد سڑک پر اس سے ملاقات ہوگئی۔ وہ حیرت سے بولا۔ ''بھئی تم تو خودکشی کرنے والے تھے؟''

کنجوس بولا: ''ہاں یار...... ارادہ تو تھا...... لیکن اس روز زہر کی قیمت کچھ گر گئی۔ میں نے سوچا قیمت ذرا اور نیچے آ جائے تو پھر

خودکشی کروں گا''۔



تین مرد ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔ایک خاتون سامنے والی سیٹ پر آ بیٹھیں اور انھوں نے اپنا بڑا سا سوٹ کیس مردوں کے سر کے اوپر بنے ہوئے ریک میں رکھ دیا۔ایک مرد ذرا غصے سے بولا اسے یہاں سے اٹھالیں۔

''کیوں جناب؟'' خاتون نے بھی غصے اور حیرت سے پوچھا۔

''یہ کہیں میرے سر پر نہ گر جائے''۔مرد بولا۔

خاتون بے پروائی سے بولی۔''آپ بےفکر رہیں......اس میں کوئی ٹوٹنے والی چیز نہیں ہے''۔



ایک کالج کے جھوٹ موٹ کے عدالتی پروگرام میں ایک بےوقوف کو جج بنا دیا گیا۔اس کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا۔

پہلے حریف نے اپنا بیان دیا:''جناب!میں بےگناہ ہوں''۔

بےوقوف جج نے کہا:''یقیناً تم سچے ہو''۔

دوسرے فریق نے جج کے فیصلے پر احتجاج کرتے ہوئے دلائل پیش کیے تو احمق جج نے کہا۔''واقعی تم بھی سچے ہو''۔

مقدمے کی کارروائی سننے والوں میں سے ایک شخص نے کہا''جناب دونوں فریق کس طرح سچے ہو سکتے ہیں؟''

بےوقوف جج نے جواب دیا۔''تم بھی سچے ہو''۔



ایک لڑکا بائیسکل پر جا رہا تھا کہ راستے میں ندی میں گر گیا۔دوسرے آدمی نے دیکھا تو پوچھا:''ندی میں کیا کر رہے ہو؟'' تو لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا۔''مچھلیوں کو بائیسکل چلانا سکھا رہا ہوں''۔



ماں(منے سے)دیکھو مرغی لیٹرین میں تو نہیں گئی''۔

منا:''نہیں امی جان کیونکہ لوٹا تو باہر پڑا ہے''۔



استاد:(شاگرد سے)''بتاؤ شاعر اور گویا میں کیا فرق ہے؟''

شاگرد:''جناب شاعر شہر میں رہنے والے کو اور گویا گاؤں میں رہنے والے کو کہتے ہیں''۔



پہلا شخص (دوسرے سے) "تمہیں معلوم ہے کہ میرا کیا نام ہے؟"
دوسرا شخص: "نہیں جناب"۔
پہلا شخص: "نالائق، بےوقوف، احمق، گدھا"۔
دوسرا شخص: "بس بس معلوم ہوگیا"۔



ریل گاڑی میں بیٹھی ہوئی بڑھیا نے زور سے زنجیر کھینچی تو گاڑی رک گئی۔ گارڈ نے آ کر پوچھا۔ آپ نے زنجیر کیوں کھینچی۔
بڑھیا "آہستہ گاڑی چلاؤ۔ میرے تمام انڈے ٹوٹ جائیں گے"۔



ایک نواب کے گھر چوری ہوگئی۔ اس نے اپنے سب سے خاص ملازم کو بلایا اور اسے کہا کہ وہ سراغ لگائے کہ چوری کس نے کی ہے۔ نواب کا ملازم دو دن بعد آیا تو اس نے کہا کہ میں نے سراغ لگالیا ہے کہ چوری کس نے کی ہے۔
نواب نے پوچھا: "کس نے کی ہے تو ملازم بولا کہ چوری کسی چور نے کی ہے"۔



کنجوس مالک: "میاں مٹھو چوری کھاؤ گے"۔
مٹھو: "کبھی خود بھی کھائی ہے کیا۔



ایک طالب علم نے اپنے ریاضی کے استاد صاحب سے پوچھا "جناب جب ہر استاد ہمارے ساتھ اپنے اپنے مضمون میں باتیں کرتا ہے بس ایک آپ ہیں کہ ہمارے ساتھ اپنے مضمون کی باتیں نہیں کرتے۔
استاد صاحب: "میرے ساتھ تین پانچ مت کرو ورنہ میں نو دو گیارہ کردوں گا"۔



ایک فرمانبردار بیٹے نے سردیوں میں ایک گرم کوٹ پانچ سو میں خریدا اور اسے اپنے والد کو بھیجنے کا ارادہ کیا، لیکن یہ سوچ کر کہ زیادہ مہنگا خریدنے پر والد ناراض نہ ہو جائیں اس نے پانچ سو کا لیبل ہٹا کر سو روپے کا لگالیا اور والد کو بھیج دیا۔
چند روز بعد والد کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ کوٹ بہت گرم اور اچھا ہے میں نے دو سو روپے میں بیچ دیا ہے تم ایسے پانچ کوٹ اور بھیج دو۔



ایک پاگل ریل کی پٹری پر سو گیا۔ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو ریل آئے گی تو تم مر جاؤ گے۔پاگل بولا میرے اوپر سے جہاز گزر گیا ہے تو کچھ نہیں ہوا۔اب یہ ریل گزرے گی تو کیا ہوگا۔



باپ (بیٹے سے) ''تم بڑے ہو کر کیا بنو گے''۔

بیٹا: ''بعد کا پتہ نہیں البتہ روزانہ اسکول میں مرغا بنتا ہوں''۔



دہلی کی ایک بڑی سڑک پر ٹریفک جام تھا۔سڑک کے درمیان میں پھنسی ایک ڈبل ڈیکر بس کو پانچ چھ سردار دھکا لگا کر نکالنے کی کوشش کر رہے تھے مگر بس ٹس سے مس نہ ہو رہی تھی۔اسی دوران ایک ٹریفک سارجنٹ بڑی مشکل سے ادھر آ پہنچا اور بس کو دھکا لگایا مگر ڈھاک کے وہی تین پات۔ٹریفک سارجنٹ نے سرداروں سے کہا: ''میں آگے جا کر دیکھتا ہوں کہ ماجرا کیا ہے تم دھکا لگاتے جاؤ۔'' سارجنٹ نے بس کی دوسری طرف دیکھا تو حیران رہ گیا۔آگے سے بھی پانچ سردار پیچھے کی طرف دھکا لگا رہے تھے۔



ایک شخص اپنے دوست کے سامنے اپنی بیوی کے خلاف دل کی بھڑاس نکال رہا تھا۔''کبھی کبھی اس کی اوٹ پٹانگ باتیں سن کر میرا دل چاہتا ہے کہ اسے اٹھا کر اوپر والی منزل سے نیچے پھینک دوں مگر مصیبت یہ ہے کہ میں ایسا کر نہیں سکتا''۔

''کیوں؟'' دوست نے پوچھا۔''یقیناً اس کا وزن زیادہ ہوگا''۔

نہیں ان صاحب نے چڑ کر کہا: ''سوچتا ہوں اگر وہ بچ گئی تو میرا کیا ہوگا''۔



ٹرین میں دو بزرگ خواتین سفر کر رہی تھیں۔ایک نے دوسری سے پوچھا: ''تمہاری عمر کتنی ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''50 سال''...... دوسری نے پوچھا: ''تمہاری عمر کتنی ہے؟'' پہلی نے جواب دیا۔''21 سال''۔اتنے میں ایک بوڑھا آدمی اوپر سے گرا۔اس نے کہا: معاف کرنا میں ابھی پیدا ہوا ہوں''۔



باپ بیٹا پلنگ پر ساتھ لیٹے تھے باپ نے تکیے کے نیچے بادام رکھے تھے جو وہ اکیلے کھا رہا تھا اور بیٹا منہ تک رہا تھا۔اچانک باپ کسی کام سے باہر گیا،اس دوران بیٹا سارے بادام کھا گیا اور تکیہ پیٹ پر رکھ لیا۔جب باپ واپس آیا تو بادام غائب تھے۔باپ نے بیٹے سے پوچھا: ''تکیے کے نیچے بادام تھے کہاں گئے ہیں''۔بیٹے نے جواب دیا، ''ابا جان اب بھی تکیے کے نیچے ہیں''۔



ایک صاحب شکار پر جاتے وقت اپنے بیٹے کو بھی ساتھ لے گئے۔ جنگل میں وہ بہت دور نکل کر راستہ بھول گئے۔ آ کر میں انہوں نے غصے کے علم میں بچے کو پیٹتے ہوئے کہا۔ ''میں تو راستہ بھول گیا ہوں اور اسی لئے بھٹکتا ہوں لیکن تو گھر کیوں نہیں جاتا''۔



ایک شخص نے دوسرے شخص سے پوچھا: ''تمہارا حقے کا پائپ کیوں اتنا لمبا ہے''۔ دوسرے نے کہا؛ ''ڈاکٹر نے مجھے تمباکو سے دور رہنے کا مشورہ دیا ہے''۔



ایک انسپکٹر صاحب سکول کے معائنے کے لئے اسکول کے کمرہ جماعت میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے کمرہ جماعت میں داخل ہو کر بلیک بورڈ پر یہ فقرہ لکھا۔ ''میں دودھ پیتا ہے..... '' اور پھر ایک لڑکے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا بیٹا بتاؤ اس جملے میں کیا خرابی ہے''۔

لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا: آپ کی لکھائی بہت خراب ہے''۔



بچہ (دادی سے) ''دادی اگر کوئی آپ کا شیشے کا قیمتی گلدان توڑ دے تو آپ اسے کیا سزا دیں گی''۔

دادی: ''میں مار مار کر اس کی ہڈی پسلی توڑ دوں گی''۔

بیٹا: ''ابو نے وہ گلدان توڑ دیا ہے''۔



استاد صاحب نے شاگرد سے سوال کیا تو شاگرد جواب دینے کی بجائے خاموش کھڑا رہا۔

استاد: ''کیا سوال مشکل ہے''۔

شاگرد: ''نہیں جناب سوال کوئی مشکل نہیں ہے بلکہ سوچ رہا ہوں جواب مشکل ہے''۔



ایک لڑکا اپنے دوست سے: یار! میں بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں اس سال بھی فیل ہوا اور والد صاحب کو کیا لکھوں خط میں''۔

دوست بولا: ''کوئی مشکل نہیں ہے لکھنا کوئی نئی بات نہیں ہے، پہلے سال والا واقعہ پھر سے پیش آیا''۔



بچہ (قصائی سے) ''تمہاری بکری کیوں چیخ رہی ہے؟''

قصائی: ''کیونکہ میں اسے ذبح کرنے کے لئے جا رہا ہوں''۔

بچہ: او ہو! میں سمجھا کہ آپ اسے سکول لے جا رہے ہوں۔



ایک بچہ اپنے والد سے "بابا آپ کتنے پڑھے ہو"۔

والد: "میں نے بی اے تک پڑھا ہے۔

بچہ: صرف دو لفظ پڑھے ہیں وہ بھی الٹے۔



ماں "تمہارا بھائی کب سے رو رہا ہے، تم اسے چپ کیوں نہیں کراتے؟"

بچہ: "مجھے اتنی فرصت کہاں؟"

ماں: "تم کیا کر رہے ہو؟"

بچہ: "میں اس سے بسکٹ چھین کر کھا رہا ہوں"۔



ایک بچے نے دوسرے بچے کہا: "آج مجھے دو روپے کا سکہ ملا ہے"۔

دوسرا بولا: "وہ تو میرا تھا"۔

پہلا بولا: "ارے جاؤ، مجھے ایک ایک روپے کے دو سکے ملے ہیں"۔

دوسرے نے جواب دیا: "تو پھر کیا ہوا میرا سکہ گر کر ٹوٹ گیا ہوگا"۔



منا امی سے: "آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

امی: "بیٹا میں بازار جا رہی ہوں"۔

منا: "امی میں بھی چلوں؟"

امی: "مگر بیٹا تم نے کل ہی تو نئے کپڑے خریدے ہیں"۔

منا: "امی ہمارے ٹیچر کہتے ہیں اچھے بچے روز نہا دھو کر نئے کپڑے پہنتے ہیں"۔



جج ملازم سے: "تم نے وکیل کے گھر سے رقم کیوں چوری کی؟"

ملزم: "معصومیت سے تاکہ اس کی فیس ادا کر سکوں"۔



گاہک دکاندار سے: ''یہ جوتے کتنے کے ہیں''۔

دکاندار: ''50 روپے کے۔

گاہک: ''50 روپے کی تو دو ٹوپیاں مل جاتی ہیں''۔

دکاندار: ''لیکن ٹوپیاں آپ پاؤں میں تو نہیں پہن سکتے ناں!''



ایک غریب آدمی کہیں جا رہا تھا کہ اس کی ٹکرا امیر آدمی سے ہوئی۔

امیر آدمی غصے سے بولا: ''کیا تم اندھے ہو......؟''

غریب آدمی معصومیت سے بولا: ''میں تو غریب ہوں''۔



استاد: (شاگرد سے) ''اگر کل تک تم نے فیس جمع نہ کرائی تو میں تمہیں امتحان میں بیٹھے نہیں دوں گا''۔

شاگرد: (معصومیت سے) ''کوئی بات نہیں سر میں کھڑے ہو کر پرچہ دے لوں گا''۔

ایک فقیر ایک آدمی سے بھیک مانگتے ہوئے بولا: ''خدا کے نام پر کچھ دے دو بابا آپ کی روزی میں برکت کی دعا کریں گے''۔

آدمی فوراً بولا: ''بابا جی آپ اپنے لئے بھی دعا کر لیجئے''۔



استاد: (شاگرد سے) ''بتاؤ یہ کون سا زمانہ ہے۔ وہ چل رہا ہے تم چل رہے ہو، ہم سب چل رہے ہیں''۔

شاگرد: ''جناب جلوس کا زمانہ''۔



ایک درزی اسٹور پر گیا اور دکاندار سے بولا: ''بھائی صاحب کی گلے ملیں گے''۔

دکاندار ہاتھ پھیلاتے ہوئے۔ ''ہاں ہاں کیوں نہیں''۔



ایک شخص کافی دیر سے سنار کی دکان پر زیورات کو گھورے جا رہا تھا۔ سنار سے رہا نہ گیا اور اس نے پوچھ ہی لیا۔ ''بھائی صاحب! آخر آپ کو کیا چاہئے؟'' اس شخص نے جواب دیا:

''صرف ایک موقع''۔



کارخانے کا مالک (ملازمت کے امیدوار سے) ''مجھے تو صرف ایک ذمے دار ملازم کی ضرورت ہے''۔

امیدوار: ''جناب مجھ سے زیادہ ذمے دار کون ہوگا۔ پچھلے دنوں شہر میں دس چوریاں ہوئیں، پولیس نے مجھے ہی ذمے دار ٹھہرایا''۔



استاد: (اختر سے) ''بتاؤ بہن کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟''

اختر: سسٹر۔

استاد: ''اچھا تو بھائی کو کیا کہتے ہیں؟''

اختر: ''سر! ٹرانسسٹر''۔



استاد: ''بھائی چارے کو جملے میں استعمال کرو۔

شاگرد: ''اکرم نے جب دودھ والے سے پوچھا کہ بھیا دودھ اتنا مہنگا کیوں بیچتے ہو تو وہ بولا۔ بھائی چارہ جو مہنگا ہو گیا ہے۔



استاد نے ایک بچے کو کھڑا کیا اور پوچھا:

''کیا تم ایسا کام کر سکتے ہو جو کوئی بھی نہیں کر سکتا؟''

بچے نے اعتماد سے جواب دیا: ''جی ہاں سر! اپنی ہینڈ رائٹنگ پڑھ سکتا ہوں''۔



ڈاکٹر مریض سے۔ ''آپ سگریٹ نوشی کیوں نہیں چھوڑتے؟''

مریض بولا: ''سگریٹ تو چھوڑ سکتا ہوں مگر نوشی کو نہیں، کیونکہ وہ میری بیوی ہے''۔



ٹرین سفر کرتے ہوئے ایک آدمی نے ساتھ والے آدمی کو جگا کر اس سے ٹائم پوچھا تو اس نے اسے ایک تھپڑ رسید کیا اور کہا۔

''ایک بجا ہے''۔

پہلے آدمی نے کہا: ''شکر ہے ایک گھنٹہ پہلے ٹائم نہیں پوچھا ورنہ بارہ بج جاتے''۔



تھانے کے ایس ایچ او نے ایک سپاہی کو ایک ہی ملزم کی چھ تصویریں دیں اور کہا جاؤ اس ملزم کو تلاش کرو۔ شام کو سپاہی واپس

آیا اور بڑے فخر سے بتایا۔''جناب پانچ ملزم گرفتار ہو چکے ہیں۔ چھٹے کی تلاش جاری ہے''۔



بچہ (سپاہی سے) تم بہت ڈرپوک معلوم ہوتے ہو۔

سپاہی: وہ کیوں۔

بچہ: اس لئے کہ تم ہر وقت ڈر کے مارے بندوق اٹھائے پھرتے ہو۔



ایک بچہ اسکول سے آیا تو رو رہا تھا۔

ماں نے پوچھا۔''بیٹا کیوں رو رہے ہو؟''

بیٹے نے کہا:''ماسٹر صاحب نے مارا ہے۔

کیوں مارا ہے ماسٹر جی نے۔ماں نے کہا۔

بچے نے کہا۔''ماسٹر صاحب کی کرسی پر سیاہی گری تھی۔وہ بیٹھنے لگے تو میں نے سوچا کپڑے خراب نہ ہو جائیں، کرسی پیچھے کھینچ لی''۔



استاد: (ثقلین سے)''بتاؤ بادل کیوں گرجتا ہے؟''

ثقلین: (سوچ کر)''جناب یہ پہاڑے یاد کرتا ہوگا''۔



ایک دفعہ ایک سادہ لوح دیہاتی چڑیا گھر گیا۔جب وہ زبیرے کے پاس گیا تو اسے دیکھ کر کہنے لگا۔

''انگریزوں کے کام تو دیکھو۔انہوں نے گدے کو بھی سوئیٹر پہنا دیا ہے''۔



کلاس میں ماسٹر صاحب بچوں کو دودھ کے فائدے بتا رہے تھے۔انہوں نے ایک بچے سے پوچھا۔

''چھ ایسی چیزوں کے نام بتاؤ جن میں دودھ ہوتا ہے''۔

ظفر سوچتے ہوئے:''دہی، کھیر، آئس کرم، تین بھینسیں''۔



نوازش (نادر سے)''شاباش تم نے ڈوبتے دوست کی جان بچائی''۔

نادر: ''کیوں نہ بجاتا، اس کی جیب میں میرا ایک روپیہ تھا''۔



دو میاں بیوی میں جھگڑا ہو رہا تھا کون زیادہ قابل ہے؟
شوہر: ''زیادہ باتیں مت کرو۔ میں نے ''ایف اے'' کیا ہے۔
بیوی۔ (غصے سے) وہ کیسے؟ شوہر یعنی ''فادر آف عدنان'' تو میں بھی ''ایم اے ہوں'' یعنی ''مدر آف عدنان''۔



ایک صاحب ڈاکٹر کے پاس گئے اور کہا: ڈاکٹر صاحب مجھے عجیب سی بیماری ہوگئی ہے۔ جب میں سونے کے لئے لیٹتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ پلنگ کے نیچے کوئی اور ہے اور جب نیچے لیٹتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ اوپر کوئی ہے۔
ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا: یہ تو عام سی بیماری ہے، میں اس کا دو ہفتوں میں علاج کرتا ہوں صرف پانچ سو روپے خرچ ہوں گے''۔

مریض: ''اچھا'' کہہ کر چلا گیا اور واپس نہیں آیا۔
کئی مہینوں کے بعد ڈاکٹر کی اس مریض سے ملاقات ہوئی تو ڈاکرت نے پوچھا۔ آپ کو اس بیماری سے نجات مل گئی؟ مریض نے کہا۔ آپ پانچ سو روپے مانگ رہے تھے اور میں نے بیس روپے میں اس مرض سے نجات حاصل کر لی۔ ڈاکٹر صاحب نے پوچھا وہ کیسے؟ مریض نے جواب دیا۔ میں نے بڑھئی کو بیس روپے دے کر پلنگ کے پائے ہی کٹوا لئے۔



ایک زمیندار نے خوش ہو کر اپنے ملازم کو کمزور قسم کا گھوڑا دیا۔ ملازم بہت شریر تھا۔ فوراً گھوڑے پر بیٹھ کر ایک طرف چلنے لگا۔ اس زمیندار نے پوچھا۔

بھائی کہاں جا رہا ہے۔ ''حضور جمعہ کی نماز پڑھنے جا رہا ہوں''۔ زمیندار حیران ہو کر بولا۔ مگر آج تو جمعرات ہے۔ اس پر زمیندار کا ملازم فوراً بولا: جناب آپ کا دیا ہوا گھوڑا جمعہ تک مسجد میں پہنچ جائے گا۔



ایک بچے کی امی اپنی سہیلی سے باتیں کرنے میں مصروف تھیں۔ بچہ سائیکل پر پاس سے گزرا اور آواز لگائی۔ ''امی دیکھیں میں ایک ہاتھ چھوڑ کر سائیکل چلا رہا ہوں''۔ پھر دوسری مرتبہ گزرا تو بولا۔ ''امی دیکھیں میں دونوں ہاتھ چھوڑ کر سائیکل چلا رہا ہوں''۔ کچھ دیر بعد بچہ روتا ہوا آیا اور کہنے لگا۔ امی امی دیکھیں، میں دو دانتوں کے بغیر آ رہا ہوں۔



ایک دوست نے دوسرے دوست سے پوچھا: ''بتاؤ گدھا گاڑی اور کار میں کیا فرق ہوتا ہے''۔

دوست (ذرا مذاق سے) ''گدھا گاڑی میں گدھا باہر ہوتا ہے''۔



مالک نوکر سے: ''میں نے تمہیں دودھ دوہنے کو کہا تھا، گائے کو پلانے کے لئے نہیں''۔

نوکر: ''میں نے سوچا اس طرح دودھ گاڑھا ہو جائے گا''۔



مریض ڈاکٹر سے: ''میری مصنوعی ٹانگ میرے لئے تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے''۔

ڈاکٹر: ''مگر کیوں؟''

مریض: ''کل میری بیوی نے اسے لکڑی سمجھ کر میرے سر پر ماری دی''۔



بیوی شوہر سے: ''کبھی اپنے لاڈلے کی پڑھائی کی طرف بھی توجہ دیں''۔

شوہر بیٹے سے: ''مجھے دنیا کے تین براعظموں کے نام بتاؤ''۔

بیٹا: ''ایک سکندر اعظم، دوسرا اکبر اعظم اور تیسرے ہمارے پڑوسی محمد اعظم''۔



باپ نے بیٹے کو پڑھاتے ہوئے کہا: ''بیٹا کتاب بند کرو اور اب اسکول جانے کی تیاری کرو، وہیں اپنے سر سے پڑھنا''۔

بیٹا: ''لیکن پاپا سب لڑکے تو منہ سے پڑھتے ہیں، میں اپنے سر سے کیسے پڑھوں گا''۔



ایک صاحب نے نئے ماڈل کا ریموٹ کنٹرول ٹی وی خرید لیا، سیلز مین گھر آ کر بولا: ''ریموٹ بہت پاور کا ہے، بہت دور سے بھی اچھی طرح کام کرتا ہے''۔

ریموٹ کنٹرول لے کر باہر گلی کے کونے پر چلا گیا اور وہاں سے بٹن دبا کر تمام چینل وغیرہ چیک کرنے لگا۔ وہ صاحب مطمئن ہو گئے اور سیلز مین چلا گیا۔ ایک ہفتے بعد ٹی وی کی دکان پر ان صاحب کا فون آیا۔ ''بھئی یہ ریموٹ کنٹرول تو بہت مصیبت ہے''۔ ''کیوں جناب! کیا یہ کام نہیں کر رہا ہے؟'' مالک نے کہا: ''کام تو کرتا ہے لیکن ہر بار گلی کے کونے پر جا کر چینل تبدیل کرتے کرتے میں عاجز آ گیا ہوں''۔ ان صاحب نے جواب دیا۔



ایک سادہ لوح دیہاتی پہلی دفعہ شہر گیا۔ اس کے میزبان اسے سیر کروانے کے لئے باہر لے گئے تو وہ ہر چیز کو بڑی حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے حیرت زدہ چہرے کی طرف میزبان نے دیکھا تو پوچھا: ''بھائی آپ اتنی حیرت سے ہر چیز کو کیوں دیکھ رہے ہیں؟''

دیہاتی نے معصومیت سے جلتی ہوئی ٹیوب لائٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میں حیران ہوں کہ کیسا دور آ گیا کہ شہر میں ڈنڈے بھی جلنا شروع ہو گئے ہیں''۔



ایک صاحب کا الٹا بازو چارہ کاٹتے ہوئے مشین میں آ گیا۔ لوگ افسوس کرنے آئے۔ کچھ نے کہا: ''شکر کرو سیدھا بازو نہیں آیا''۔ وہ صاحب بولے: ''آیا تو سیدھا ہی تھا مگر میں نے فوراً اسے نکال کر الٹا بازو اندر ڈال دیا۔ دیکھو میں کتنا عقلمند ہوں''۔



مالی (بچے سے) ''تم درخت پر چڑھے کیا کر رہے ہو''۔

بچہ: ''کچھ نہیں آپ کے کچھ آم نیچے گر گئے تھے انہیں دوبارہ لٹکا رہا ہوں''۔



ایک شخص: (رکشہ والے سے) یار شہر جاؤ گے۔

رکشہ والا: ہاں جاؤں گا۔

پہلا شخص: تو جاؤ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔



تین دوستوں کو راستے میں ایک خزانہ ملا اور وہ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ پہلے کھانا کھایا جائے پھر خزانہ برابر تقسیم کریں گے۔ انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تم کھانا لے آؤ۔

اس نے کہا پہلے وعدہ کرو میرے آنے تک خزانہ نہیں کھولو گے۔ انہوں نے وعدہ کر لیا اور وہ چلا گیا۔

تین چار گھنٹوں تک واپس نہ آیا تو ایک نے دوسرے سے کہا: یار چلو خزانہ کھول کر دیکھتے ہیں تو تیسرے نے درخت کے پیچھے سے کہا کہ اگر تم نے خزانہ کھولا تو میں کھانا نہیں لینے جاؤں گا۔



بیوی: ''شادی سے پہلے میں آپ کو بہت بہادر سمجھتی تھی مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ اتنا ڈرتے ہیں''۔

شوہر: ''دراصل شادی سے پہلے سب کی ہی میرے بارے میں یہ رائے تھی''۔



ایک صاحب سڑک پر رکشہ کے انتظار میں کھڑے تھے۔ بہت سے رکشوں کو اشارہ کیا مگر کوئی نہ رکا، اسی دوران تانگے والے نے رک کر پوچھا صاحب کہاں جانا ہے۔

وہ غصے سے بولے جہنم میں۔

تانگے والا بولا صرف جانا ہے یا واپس بھی آنا ہے۔



ایک اخباری رپورٹر ایک بھکاری کا انٹرویو کر رہا تھا اس نے بھکاری سے پوچھا۔

''کیا بھیک مانگنے کے اصول بھی ہوتے ہیں؟''

بھکاری نے جواب دیا: ''جی ہاں! ہمارے تین اصول ہیں۔ ہر شخص سے مانگو ہر وقت مانگو اور ہر چیز مانگو''۔



ایک بوڑھی عورت سیڑھیوں پر پھسل کر ٹانگ تڑوا بیٹھی۔ ڈاکٹر نے ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا دیا اور ہدایت کی کہ سیڑھیوں پر سے ہرگز نہ اتریئے۔

آخر چھ مہینے بعد ڈاکٹر نے ان کو بتایا کہ وہ ٹھیک ہو چکی ہیں۔ بوڑھی عورت نے پوچھا: ''اب میں سیڑھیاں چڑھ اتر سکتی ہوں''۔

ڈاکٹر نے کہا: ''ہاں اب آپ سیڑھیاں چڑھ اُتر سکتی ہیں''۔

بوڑھی عورت: ''یا اللہ تیرا شکر ہے۔ میں تو پائپ کے ذریعے چڑھتے اترتے تنگ آ چکی تھی''۔



ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ہاتھی نہا رہا تھا۔ اس کے قریب سے ایک چوہا گزرا، چوہے نے ہاتھی کو اشارہ کرتے ہوئے کہا باہر آ جاؤ، ہاتھی باہر آیا، پھر چوہے نے اندر جانے کا اشارہ کیا تو اس پر ہاتھی نے کہا، پہلے تم نے مجھے باہر آنے کو کہا اور اب اندر جانے کا کہہ رہے ہو، تو اس پر چوہے نے کہا کہ میں چیک کر رہا تھا کہ آپ نے میری نیکر تو نہیں پہنی۔



ایک کرکٹ کا میچ تھا۔ اسٹیڈیم کے گیٹ پر ایک لڑکا پاس دکھا کر اندر جانے لگا تو گیٹ کیپر نے کہا: ''یہ تمہارا پاس تو نہیں ہے''۔

''یہ میرے والد کا ہے''لڑکے نے جواب دیا۔

''وہ کیوں نہیں آئے؟''

''وہ بہت مصروف ہیں''۔لڑکا بولا۔

''کیا کر رہے ہیں وہ؟''......گیٹ کیپر نے پوچھا۔

''اپنا پاس تلاش کر رہے ہیں''لڑکے نے جواب دیا۔



فقیر(راہ گیر سے)''صاحب پچاس پیسے کا سوال ہے''۔

راہ گیر: پچاس پیسے سے کیا ہوگا ایک روپیہ تو مانگتے۔

فقیر:''جناب میں آدمی کی حیثیت دیکھ کر مانگتا ہوں''۔



ایک شخص نے بوڑھے کو سائیکل دے ماری تو بوڑھے نے جیب سے ایک روپیہ نکال کر آدمی کو دے مارا۔

آدمی نے کہا:''بابا جی میں نے آپ کو ٹکر ماری اور آپ مجھے ایک روپیہ دے رہے ہو''۔بوڑھے نے جواب دیا۔ دراصل میں جب بھی شہر آتا ہوں تو کسی اندھے کو ایک روپیہ ضرور دیتا ہوں''۔



ایک شوروم کے سیلز مین نے گاہک کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ جناب آپ کو ایسی گاڑی دیں گے جو پہاڑ پر بھی آسانی سے چڑھ جائے گی۔

گاہک نے کہا: پچھلی مرتبہ جو گاڑی تم نے دی تھی وہ پہلے دن ہی درخت پر چڑھ گئی تھی۔



مالک(نوکر سے)میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ اٹھایا کرو۔

نوکر(تھوڑی دیر بعد)حضور چھوٹے صاحب گڑھے میں گر گئے ہیں،اجازت ہو تو اٹھالاؤں۔



مالک غصے میں نوکر سے۔''تم میرے چمچے چرا کر لے گئے اور اب کہتے ہو کہ غلطی ہوگئی، میں ہرگز معاف نہیں کرسکتا۔نوکر ہاتھ جوڑ کر۔''حضور!واقعی مجھ سے غلطی ہوگئی، میں ان چمچوں کو چاندی کے سمجھ کر لے گیا تھا''۔



یک دکان پر مٹی کا تیل لینے کے لئے لوگ جمع تھے دکان ابھی کھلی نہ تھی۔ اتنے میں ایک دبلا پتلا بوڑھا آدمی آیا اور قطار میں سب سے آگے جا کر کھڑا ہونے لگا وہاں ایک موٹا آدمی تھا جس نے اسے پیچھے دھکیل دیا۔ وہ پیچھے جا کر کھڑا ہوا تو اسے وہاں سے بھی نکال دیا گیا۔ تنگ آ کر بوڑھے نے کہا: ''بے وقوفو! مجھے آگے نہیں جانے دو گے تو دکان کون کھولے گا''۔



موٹاپا کم کرنے کے لیے ایک موٹے آدمی کو ڈاکٹر نے گھوڑی کی سواری کرنے کا مشورہ دیا۔ کچھ دن بعد ڈاکٹر نے مریض سے پوچھا۔ ''کچھ فرق پڑا؟''

موٹے آدمی نے جواب دیا۔ ''مجھ میں تو کوئی فرق نہیں پڑا۔ البتہ گھوڑا بہت دبلا ہو گیا ہے''۔



ایک آدمی مکان مالک سے۔ ''آپ کے گھر چھتیں رات کو چڑ چڑ کیوں کر رہی تھیں؟''

مکان مالک: ''یہ ہر رات ذکر کرتی ہیں''۔

آدمی: ''کہیں یہ ذکر کرتے کرتے سجدے میں نہ چلی جائیں''۔



ایک بوڑھی عورت کی تانگے سے ٹکر ہو گئی اور وہ سڑک پر گر کر بے ہوش ہو گئی۔ آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے۔ ایک نے کہا: ''بڑی اماں کو پنکھے سے ہوا دو''۔ دوسرے نے کہا: ''منہ پر ٹھنڈا پانی ڈالو''۔ تیسرا بولا: ''بڑی اماں کو گرم گرم دودھ اور جلیبی کھلاؤ''۔ بڑی اماں نے آنکھ کھولی اور کہا: ''ذرا ان کی بھی سنو''۔



استاد شاگرد سے: بتاؤ گنجان آباد علاقہ کسے کہتے ہیں''۔

شاگرد: ''جہاں بہت سارے گنجے رہتے ہیں''۔



رضیہ: ''نانی جان میں نے اردو میں سو میں سے اٹھانوے نمبر لئے ہیں''۔

نانی: (حیرت سے) ''ہائے باقی دو نمبر کون لے گیا''۔



ایک وکیل نے دوسرے سے کہا میں نے ایک شخص جعلی کرنسی کے مقدمے سے بری کروایا لیکن اس نے میرے ساتھ کیا کیا؟''

دوسرے وکیل نے پوچھا: ''کیا کیا؟

پہلے وکیل نے جواب دیا: ''وہ مجھے فیس میں جعلی کرنسی ہی دے گیا''۔



نئے ملازم کو ہدایت دیتے ہوئے مالک نے کہا۔

''ہم ناشتہ ٹھیک ساڑھے سات بجے کرتے ہیں''۔

''ٹھیک ہے صاحب...... اگر میں صبح وقت پر نہ اٹھ سکوں تو میرا انتظار نہ کریں''۔ نوکر نے معصومیت سے جواب دیا۔



استاد نے کلاس سے پوچھا۔

''کسی نے ہاتھی کا گوشت کھایا ہے''۔

ایک بچے نے ہاتھ اٹھادیا۔ استاد نے پوچھا۔

''خوب! بتاؤ اس کی ہڈیوں کا کیا کرتے ہیں''۔

''جی وہ ایک خالی پلیٹ میں ڈالتے جاتے ہیں''۔



چور نے کنجوس آدمی کے سر پر پستول تانتے ہوئے کہا۔ ''جان دیتے ہو یا مال؟''

کنجوس بولا: ''جان لے، لوروپے تو میں نے بڑھاپے کیلئے رکھ چھوڑے ہیں''۔



ایک دیہاتی پہلی بار جہاز میں سوار ہوا۔ جب جہاز کے اُڑنے کا وقت ہوا تو اس نے آنکھیں بند کرلیں۔ دومنٹ کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ تو ساتھ بیٹھے ہوئے شخص نے کہا: ''جناب ہم کتنی اونچائی پر پہنچ گئے ہیں، باہر آدمی چیونٹیوں کی طرح نظر آرہے ہیں''۔

دوسرا آدمی بولا: ''یہ چیونٹیاں ہی ہیں ابھی تو جہاز اُڑا ہی نہیں''۔



بس سفر میں ایک لڑکے کا ہاتھ آدمی کی جیب سے ٹکرا گیا۔ آدمی غصے سے بولا کیا کر رہے۔

گورنمنٹ سکول سے میٹرک کر رہا ہوں۔ بچے نے معصویت سے جواب دیا۔



السلام علیکم قارئین! ناظرین الٹی سیدھی نیوز حاضر ہیں۔ ''سنہری خاتون'' سب سے پہلے ہیڈ لائنز۔ آج مچھر کالونی میں مچھروں کا اجلاس ہوا جس میں پانچ ہزار سے زائد مچھروں نے شرکت کی۔

مچھروں کے سردار نے مطالبہ کیا کہ جیسے کورنگی، لانڈھی، میں کچرے کے ڈھیر لگائے گئے ہیں اسی طرح ڈیفنس اور کلفٹن میں بھی کوڑے کے ڈھیر لگائے جائیں تاکہ انہیں ماڈرن لوگوں کو بھی کاٹنے کا موقع ملے ورنہ وہ ہڑتال کریں گے۔

تمام لوگ کاموں سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو پہنچے تو ان کو ہمیشہ کی طرح گھر سے نہ کھانا جلنے کی بو آئی اور نہ ہی بچے کے رونے کی آوازیں۔ وہ سمجھے کہ شاید انہوں نے کسی اور کے گھر میں قدم رکھ دیا ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے گھر کی خواتین کیبل آپریٹر کو کوسنے دے رہی تھیں۔ کیونکہ انہوں نے چینل بند کر دیئے ہیں۔ (شکر ہے)

یہ تو تھیں ہماری آج کی الٹی سیدھی خبریں۔ امید ہے کہ آپ کو پسند آئی ہوں گی، اور آپ نے خواب انجوائے کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں اجازت دیجئے۔



ایک گپ باز: ''میں کل دنیا خرید لوں گا''۔

دوسرا: ''تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں بیچ رہا ہوں''۔



ایک سپاہی جنگ میں ہر وقت اپنے افسر کے پاس رہتا تھا۔

جنگ ختم ہوئی تو افسر نے خوش ہو کر کہا: ''شاباش جوان! تم بڑے وفادار ہو۔ جنگ کی حالت میں میرے ساتھ ساتھ رہے ہو''۔

سپاہی بولا ''میری ماں کی نصیحت تھی کہ جنگ میں کسی افسر کے ساتھ رہنا کیونکہ جنگ میں افسر کم مرتے ہیں''۔



ایک مکان پر مالک نے ایک بورڈ لگا رکھا تھا جس پر لکھا تھا کہ مکان خالی ہے، ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ یہ مکان صرف ان لوگوں کو دیا جائے گا جن کا کوئی بال بچہ نہ ہو۔

ایک دن بچہ مکان مالک کے پاس آیا اور بولا۔ ''مہربانی کر کے یہ مکان مجھے دے دیجئے، میرا کوئی بال بچہ نہیں ہے، صرف ماں اور باپ ہیں''۔



ایک دن تاریخ کے استاد نے ایک بچے سے سوال کیا: ''آپ اورنگ زیب عالمگیر اور نور جہاں کے بارے میں کیا جانتے ہیں''تو جواب ملا۔''جناب میں نے ابھی تک اورنگ زیب کا کوئی کنسرٹ یا پروگرام نہیں دیکھا ہاں البتہ عالمگیر اور میڈم نور جہاں میرے پسندیدہ گلوکاروں میں شامل ہیں''۔



ایک صاحب اخبار میں ''ضرورت ہے'' کا اشتہار دیکھ کر مطلوبہ جگہ پہنچے۔انٹریو کرنے والے صاحب نے آخر میں پوچھا۔''سیلری کیلئے آپ کی کیا ڈیمانڈ ہے''۔وہ صاحب فوراً بولے۔''جی کم از کم ایک سے ڈیڑھ لاکھ اور بونس وغیرہ الگ۔انٹرویو کرنے والے صاحب نے کہا۔''اچھا ٹھیک ہے ہم آپ کو ڈیڑھ لاکھ روپے سیلری دیں گے۔اس کے علاوہ ڈیفنس میں 600 گز کا بنگلہ، آپ کی فیملی کا میڈیکل فری، اعلیٰ تعلیم کیلئے آپ کے بچوں کو باہر بھیجنے کی ذمہ داری بھی ہماری۔ضرورت مند صاحب کی آنکھیں یہ سن کر پھٹ پڑیں وہ فوراً بولے: ''کہیں آپ مجھ سے مذاق تو نہیں کر رہے''۔انٹرویو کرنے والے صاحب منہ بنا کر بولے۔

''جی ہاں، شروع تو آپ ہی نے کیا تھا''۔



ایک دوست (کنجوس دوست کو روتے دیکھ کر) بھئی کیا ہوا، کیوں رو رہے ہو۔

کنجوس: پہلے گھی 60 روپے کلو تھا، اب 55 روپے کلو ہو گیا ہے۔

دوست: یہ تو خوشی کی بات ہے۔

کنجوس: ''خوشی کیسی۔پہلے میں گھی نہ خرید کر 60 روپے بچاتا تھا، اب 55 روپے بچیں گے''۔



ایک شخص (بچے سے) ذرا میرا گھوڑا پکڑنا۔میں پانی پی آؤں۔

بچہ: یہ کاٹے گا تو نہیں۔

وہ شخص: بالکل نہیں۔

بچہ: بھاگے گا تو نہیں۔

وہ شخص: بالکل نہیں۔

بچہ: پھر میری کیا ضرورت ہے۔



استاد: تمہاری لکھائی روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے۔

شاگرد: ''فکر نہ کریں سر...... میرے ابو مجھے ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں۔



استاد: غسل کے کتنے فرض ہیں۔

شاگرد: تولیہ، صابن، پانی۔



استاد: منہ میں پانی بھر آنا کو جملے میں استعمال کرو۔

شاگرد: ''جب میں نے نلکے کو منہ لگایا تو میرے منہ میں پانی بھر آیا۔



استاد: کمرے میں اتنا شور کیوں ہے۔

شاگرد: جی ہم سب خاموشی کے موضوع پر بات کررہے تھے۔